بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

سہ شنبہ

۱۰ ماہ فتح ۱۳۲۵ ہش	۱۵ محرم الحرام ۱۳۶۶ھ	۱۰ دسمبر ۱۹۴۶ء	نمبر ۲۸۷

مدینۃ المسیح

قادیان ۹ ماہ فتح۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق سوا آٹھ بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو پسلی میں درد کی شکایت ہے اور کسی قدر حرارت بھی ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سلی اور سردرد کی وجہ سے زیادہ ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اب خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

آج بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی زیر صدارت جناب مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری نے عربی میں تقریر کی۔ تقریر کے بعد سوالات کا موقعہ دیا گیا۔ آخر میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے قیمتی ارشادات فرمائے۔

موجودہ حالات میں کانگرس کا فرض

لندنی مذاکرات اگرچہ ناکام ثابت ہوئے ہیں۔ اور کانگرس اور مسلم لیگ کے درمیان جو خلیج حائل تھی۔ وہ پر نہیں ہو سکی۔ مگر ان کو بالکل ناکام بھی نہیں کہنا چاہیئے۔ کم از کم ان مذاکرات سے دو باتیں صاف ہو گئی ہیں ایک تو یہ کہ ۱۶ مئی کے بیان کی جو توضیح مسلم لیگ کرتی تھی وہ صحیح تسلیم کر لی گئی ہے۔ علاوہ ازیں تقریباً تمام انگریزی پریس نے اس امر کا غیر مبہم طور پر اظہار کیا ہے۔ کہ کانگرس کی توضیح برطانوی کیبنٹ مشن کی توضیح کے مقابلہ میں بالکل خیالی ہے اور ایسی ہے جو مشن کی منشاء اور ان الفاظ کے خلاف ہے۔ جن میں بیان مذکور ملبوس ہے۔ اب سوا اس کے کہ کانگرس بےجا طور پر اپنی ضد پر اڑی رہے۔ اس کی ذاتی توضیح کے لئے کوئی پختہ بنیاد نہیں رہتی۔ دوسری بات جو ان مذاکرات سے صاف ہو گئی ہے۔ یہ ہے کہ کوئی ایک فریق ہندوستان کا آئندہ دستور وضع کرے بھی تو جب تک دوسرا فریق اسکو تسلیم نہ کرے قابل نفاذ نہیں ہوگا۔ ان دونوں باتوں کے پیش نظر اگر کانگرس اب بھی اپنی ضد پر اڑی رہی۔ اور اس نے مسلم لیگ کے ساتھ سمجھوتہ نہ کیا۔ تو ظاہر ہے کہ جو کچھ بھی آئندہ کارروائی کی جائیگی۔ وہ بالکل بے سود ہوگی۔ اور سوائے تضیع اوقات کے ان سے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔

کانگرس کا یہ اصول کہ ہندوستان سالم رہنا چاہیئے۔ اور اس کے ٹکڑے نہیں ہونے چاہئیں۔ خواہ وہ کتنا ہی صحیح کیوں نہ ہو۔ پھر بھی ایک بات صاف ہے۔ کہ کانگرس موجودہ حالات ملکی کو نظر انداز کر کے محض ضد سے اس اصول کو قائم نہیں کر سکتی۔ محض اچھے اصولوں سے دوسروں کو قائل نہیں کیا جا سکتا۔ جب تک عملاً ان اصولوں کا ثبوت غیر مبہم طور پر پیش نہ کیا جائے۔ دور جانے کی ضرورت نہیں، صرف میرٹھ سیشن کی تقریروں کو ہی دیکھ لیا جائے۔ تو صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ کانگرس کے سربر آوردہ لیڈروں کی ذہنیت ننانوے فی صدی وہی ذہنیت ہے۔ جو ہندو مہاسبھا کی ہے مسٹر پٹیل اور مسٹر مونجے میں فرق کرنا مشکل ہے۔ پھر گزشتہ انتخابات کو دیکھا جائے۔ تو اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ ہندو مہاسبھا نے اپنی تمام تگ و دو کانگرس کو کامیاب بنانے میں صرف کر دی۔ کیونکہ ہندو اکثریت میں ہیں۔ اور کانگرس نے زیادہ سے زیادہ کامیابی کے لئے ہندو مہاسبھا سے ایسے اصول پر سمجھوتے کر لئے۔ جو حقیقتاً اس کے اپنے وسیع ترین اصولوں کے منافی تھے۔ اس کے برخلاف اس نے مسلم لیگ سے بالکل معاندانہ رویہ اختیار کیا۔ اور نوبت یہاں تک پہنچا دی۔ کہ خود بھی ایک خالص فرقہ وارانہ جماعت بن کے رہ گئی۔ اگر کانگرس اپنے صحیح اصولوں پر اڑی رہتی۔ اور محض زیادہ سے زیادہ انتخابی کامیابی حاصل کرنے کے لئے مسلم لیگ کے مخالف عناصر سے مجرمانہ سمجھوتے نہ کرتی۔ تو خواہ اسکو انتخابات میں کتنی ہی ناکامی کیوں نہ ہوتی۔ اخلاقاً اس کا دامن بے داغ رہتا۔ اسکے برعکس باوجود اتنی انتخابی کامیابی کے کانگرس ہندوستان کی واحد نمائندہ جماعت ہونے کے لحاظ سے بالکل ناکام ثابت ہوئی ہے۔ اس کی زیادہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک ضروری تحریک

احمدی ڈاکٹر مصیبت زدگان بہار کی امداد کیلئے اپنے آپکو فوراً پیش کریں

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں یہ تحریک فرمائی ہے۔ کہ چونکہ جماعت احمدیہ کے طبی وفد نے بہار سے یہ رپورٹ کی ہے۔ کہ مصیبت زدگان کی طبی مدد کے لئے بہت سے مزید ڈاکٹروں کی ضرورت ہے۔ اس لئے قادیان اور بیرونجات کے جو احمدی ڈاکٹر اس خدمت کے لئے چند ایام فارغ کر سکیں۔ وہ فوراً اپنے آپ کو پیش کریں۔ اور بذریعہ تار یا خط اطلاع دیں کہ وہ کتنے ایام اس غرض کے لئے فارغ کر سکیں گے۔ احمدی ڈاکٹروں کے لئے اللہ تعالےٰ نے ثواب حاصل کرنے کا یہ ایک موقعہ عطا فرمایا ہے۔ انہیں فوراً اپنے امام ایدہ اللہ تعالےٰ کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے اپنے آپکو پیش کرنا چاہیئے۔

انسداد فرقہ وارانہ فسادات اور مظلومین کے لئے جماعت احمدیہ سے اپیل

سردست ایک لاکھ روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔ جو سالانہ جلسہ ۱۹۴۶ء سے پہلے پہلے صدر انجمن احمدیہ قادیان کے خزانہ میں وصول ہو جانا چاہیئے۔ تا کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ہدایات کے ماتحت مناسب تدابیر اختیار کرنے میں توقف یا حرج واقع نہ ہو۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی یہ خواہش ہے۔ کہ جماعت احمدیہ اس موقعہ پر ہر رنگ میں بے لوث اور بے غرض ایثار اور قربانی کا نمونہ پیش کرے۔ (ناظر بیت المال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

... قادیانی پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان پنجاب اور دفتر ... سے شائع کیا۔

مہاسبھا کی پالیسی نے باوجود پانی کی طرح روپیہ بہانے کے مسلم لیگ کی ٹھوس طاقت بڑھانے میں بہت بڑا کام کیا ہے۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ ابھی تک کانگرس اسی غلط راستہ پر بگٹٹ بھاگی چلی جا رہی ہے۔ اور تھوڑے سے بھی پیچھے مڑ کر دیکھنا گوارا نہیں کرتی کہ اسکی اندھی تیز رفتاری سے گرد و غبار کے کیا کیا بادل بن بن کر اُڑ رہے ہیں۔ گذشتہ چند ماہ کے واقعات نے بتا دیا ہے۔ کہ کانگرس کی یہ پالیسی بالکل غلط ہے۔ اور اگر اسکو اپنے معصوم اور بے گناہ ہموطنوں سے کچھ بھی ہمدردی ہے۔ تو اسی کو اپنے موجودہ رویہ پر نظر ثانی کرنی چاہیئے اور اس ضدی پالیسی کو بدل دینا چاہیئے۔ اور مسلم لیگ کے ساتھ ایسے سمجھوتے اور صلح کی بنیاد ڈالنی چاہیئے۔ جس سے بغیر خونریزی کے بدنصیب ہندوستان

چہ دلاور است دزدے

اخبار پرتاپ سنڈے ایڈیشن مورخہ ۸ دسمبر ۱۹۴۶ء کے سرورق پر زیر عنوان "لنڈن میں پنڈت جواہر لال نہرو کے شاندار استقبال کے مختلف نظارے" ایک فوٹو اوپر بائیں طرف چھپا ہے۔ جس کے نیچے مندرجہ ذیل الفاظ بھی ہیں:۔

"پنڈت جواہر لال نہرو کے ہوٹل کے سامنے ہزار ہا انگریزوں کا ہجوم آپ کے درشنوں کا بے تابی سے انتظار کر رہا ہے"۔

ہماری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی جب ہم نے دیکھا کہ بعینہٖ یہی فوٹو یو۔ایس دفتر اطلاعات جنگ کے رسالہ یو۔ایس۔اے مطبوعہ ۱۹۴۴ء جلد ۲ نمبر ۲ کے مصور حصہ میں موجود ہے۔ اور جس کے نیچے انگریزی میں اس مطلب کی عبارت درج ہے

"نیویارک شہر کے مرکز ٹائمز سکویر میں لوگوں کا جم غفیر جو آلہ ہائے جہیر الصوت پر انتخابات کا نتیجہ سننے جمع ہوئے ہیں۔ آدھی رات کو انہیں معلوم ہو جائیگا۔ کہ آئندہ جمہوریت کا پسندیدہ کون ان کا صدر ہوگا"۔

کیا پرتاپ کی دوسری تصاویر کا راز بھی ایسا ہی ہے۔

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی

مجلس علم و عرفان

قادیان ۷ دسمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج بعد نماز مغرب مجلس میں رونق افروز ہو کر جو حقائق و معارف بیان فرمائے۔ ان کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

منطق الطیر کی لطیف تفسیر

ایک دوست نے قرآن مجید کی آیت علمنا منطق الطیر (نمل) کے معنے دریافت کئے حضور نے فرمایا مختلف لوگوں نے اس کے مختلف معنے کئے ہیں۔ لیکن اسی بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے ہماری رہنمائی فرمادی ہے۔ جس طرح قرآن مجید میں ایک آیت دوسری آیت کی تفسیر و تشریح کر دیتی ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بہت سے الہامات میں قرآن مجید کے مختلف مقامات کی تفسیر مضمر ہوتی ہے۔ قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق احیائے موتی کا لفظ آتا ہے۔ کہ آپ مردے زندہ کیا کرتے تھے۔ اور دوسرے مقام پر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ سوائے میرے اور کوئی مردے کو زندہ نہیں کر سکتا۔ اب یہ بظاہر تضاد معلوم ہوتا ہے۔ لیکن قرآن مجید ہی کے ایک دوسرے مقام میں اس تضاد کو حل کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے متعلق بھی "لما یحییکم" (انفال) کے الفاظ استعمال کرتا ہے۔ اب یہ بات صاف ہے۔ کہ صحابہ رضی اللہ عنہم رات دن اس بات کا مشاہدہ کرتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم جسمانی مردے زندہ نہیں کرتے۔ بلکہ روحانی لحاظ سے مردہ لوگوں کو زندہ کرتے ہیں۔ آخر ایک مردہ کی یہی علامات ہوتی ہیں۔ کہ اس کے اندر ضرر کے دفاع کرنے کی طاقت نہیں ہوتی: نمو یعنی بڑھنے کی طاقت نہیں ہوتی۔ وہ نہ دیکھ سکتا ہے نہ سن سکتا ہے۔ یہ سب باتیں روحانی لحاظ سے اس قوم میں پائی جاتی تھیں۔ جس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم مبعوث ہوئے۔ لیکن آپؐ نے اس قوم میں ایسی روح پھونک دی۔ جس سے مردوں کے یہ تمام آثار اس میں سے مٹ گئے۔ اور ان کی جگہ زندگی کے آثار پیدا ہو گئے۔ چنانچہ آپؐ نے اگر ایسی تبدیلی کر دی۔ کہ وہ قوم برائی اور شر کو برداشت ہی نہیں کر سکتی تھی۔ اور فوراً اس کا مقابلہ کرنے اور اسے مٹانے کے لئے اٹھ کھڑی ہوتی تھی۔ ترقی کرنے اور بڑھنے کے لئے وہ ہر وقت بے تاب سی رہتی تھی۔ وہ گرد و پیش کے حالات کو بڑی ہوشیاری سے دیکھتی تھی۔ اسے معلوم ہوتا تھا۔ کہ کسی وقت اور کس مقام پر حملہ کرنا مفید ہوگا۔ اور کس مقام پر مضر۔ غرض زندوں کی ساری علامات ان میں موجود تھیں۔ اور یہی احیائے موتی کا معجزہ تھا۔ جو آپ سے ظاہر ہوا۔ اس معجزہ سے صحابہ پر احیائے موتی کی حقیقت بالکل حل ہو گئی۔ کیونکہ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم جیسے درجہ عالیہ رکھنے والے نبی کے لئے احیا کا لفظ روحانی معنوں میں استعمال ہوا۔ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے جو درجہ میں آپ سے بہت کم تھے یہ لفظ کس طرح جسمانی معنوں میں استعمال ہو سکتا ہے۔ اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے متعلق احیا کا لفظ استعمال نہ ہوتا۔ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق اس لفظ سے بے شک دھوکا لگ سکتا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے یہ لفظ استعمال کر کے بتا دیا۔ کہ احیا سے کیا مراد ہے۔ گویا قرآن مجید کے ایک مقام نے دوسرے مقام کی تفسیر اور تشریح کر دی۔ بالکل اسی طرح منطق الطیر کی تشریح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک الہام سے ہوتی ہے۔ منطق الطیر سے لوگ تو یہ مراد لیا کرتے ہیں۔ کہ پرندوں کی زبان بعض لوگوں کو سکھا دی جاتی ہے۔ حالانکہ اگر پرندوں کی بھی کوئی باقاعدہ زبان ہوتی ہے۔ تو اس کا تو یہ مطلب ہے۔ کہ وہ بھی دماغ رکھتے ہیں۔ اور انسانوں کی طرح معقولیت کی باتیں سوچ سکتے ہیں۔ اس صورت میں تو انسانوں کے قتل کی طرح ان کا ذبح کرنا بھی ناجائز ہونا چاہیئے۔ کیونکہ پرندوں اور انسانوں میں اصل امتیازی چیز تو دماغ ہی ہے۔ دماغ کی وجہ سے ہی انسان ان سے افضل سمجھا جاتا ہے۔ پھر ایسے لوگوں کے خیال کے مطابق تو پرندے انسان سے بھی افضل ہونے چاہئیں۔ کیونکہ کہا جاتا ہے۔ کہ سب پرندے انسانوں کی زبان سمجھتے ہیں۔ لیکن انسانوں میں سے بہت کم ان کی زبان جانتے ہیں۔ پس یہ ایسے معنے ہیں جنہیں عقل ایک لمحہ کے لئے بھی تسلیم نہیں کر سکتی۔

منطق الطیر کے حقیقی معنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک الہام سے واضح ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے متعلق فرماتا ہے۔ "ہزاروں مرد تیرے پروں کے نیچے ہیں"۔ اس الہام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پروں کا ذکر کر کے آپ کو پرندہ قرار دیا گیا ہے۔ اور یہ لازمی بات ہے۔ کہ پروں کے نیچے جو انڈے ہوتے ہیں۔ وہ بھی پرندے ہی بننے والے ہوتے ہیں۔ گویا اس الہام نے بتا دیا کہ اللہ تعالیٰ کے نبی اور مامور اور ان کے صحبت یافتہ لوگ پرندے ہوتے ہیں۔ اور منطق الطیر سے مراد نبی یا نبی کے صحبت یافتہ اور اس سے فیض حاصل کرنے والے لوگوں کا کلام ہوتا ہے۔ کیونکہ ان کے کلام سے انسان کے اندر روحانی لحاظ سے بلند پروازی پیدا ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ جہاں دنیا کے سارے علوم انسان کو نیچے کی طرف لے جاتے ہیں۔ وہاں نبیوں اور ان کے صحبت یافتہ لوگوں کے ذریعے جو روحانی علوم ظاہر ہوتے ہیں۔ وہ انسان کو بلندی کی طرف لے جاتے ہیں۔ گویا بلند پروازی نبیوں کی جماعتوں کے لئے مخصوص ہوتی ہے۔ اسی سلسلے میں یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ پرندہ عام لوگوں کی نسبت بلندی پر اڑا کرتا ہے۔ اور علوم سماوی چونکہ اوپر سے نیچے کو آتے ہیں۔ اس لئے روحانی پرندہ تک زمینی لوگوں سے قبل وہ علوم پہنچ جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بہت سے واقعات کا دنیا کو بعد میں علم ہوتا ہے۔ اور روحانی پرندوں کو یعنی نبی اور اس کے صحبت یافتہ لوگوں کو قبل از وقت ان کا علم ہو جاتا ہے۔ یہ علم کبھی الہام کے ذریعہ سے ظاہر ہوتا ہے۔ اور کبھی دل پر القاء ہو جاتا ہے۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہام کے مطابق منطق الطیر سے مراد وہ روحانی کلام ہے۔ جو نبیوں اور ان سے فیض حاصل کرنے والے لوگوں پر نازل ہوتا ہے۔

کل مسیح کے متعلق حضور نے ایک سوال کا جواب دیا تھا اس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ شاید بعض لوگوں کے دل میں یہ سوال پیدا ہو۔ کہ مسیح کا لفظ دو معنوں میں کس طرح استعمال ہو سکتا ہے۔ اسکی قرآن مجید کی ایک آیت سے وضاحت ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان اللہ وملئکتہ[۳] یصلون علی النبی یا ایھا الذین اٰمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما (احزاب) اس آیت میں خدا تعالیٰ اور فرشتوں دونوں کے لئے ایک ہی لفظ یعنی صلوٰۃ استعمال کیا گیا ہے مگر دو مختلف معنوں میں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارا جلسہ سالانہ

اور قدرت خداوندی کے حیرت انگیز کرشمے

۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۴۶ء

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا ❊ میں خاک تھا اسی نے ثریا بنا دیا
میں تھا غریب و بے کس و گمنام و بے ہنر ❊ کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر
لوگوں کی اس طرف کو ذرا بھی نظر نہ تھی ❊ میرے وجود کی بھی کسی کو خبر نہ تھی
اب دیکھتے ہو کیسا رجوعِ جہاں ہوا ❊ اک مرجعِ خواص یہی قادیاں ہوا

(فرمودہ مسیح موعودؑ)

(۱)

نصف صدی قبل کی بات ہے۔ ایک مقدس انسان جسے شہرتوں سے سخت نفرت اور گوشۂ خلوت پسند تھا۔ دنیا کی آبادیوں سے الگ تھلگ ایک گمنام بستی میں آستانۂ الوہیت پر سجدہ ریز پایا گیا۔ اہلِ دنیا کی دگرگوں حالت دیکھ کر اس کا دل کباب ہو رہا تھا۔ اس کی نظر میں دنیا اندھیر ہو چکی تھی۔ وہ اسی دھن میں تھا۔ کہ کس طرح آدم کے فرزند اپنے خالق و مالک کی غلامی کا جوا اپنی گردنوں پر رکھ لیں۔ اور غیر اللہ کی قیود سے آزاد ہو جائیں۔ وہ اپنے مقدس آقا سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرح لعلک باخع نفسک الا یکونوا مومنین۔ (الشعراء) کے مطابق اپنی جان کو مخلوقِ خدا کی ہمدردی میں ہلاک کر رہا تھا۔ اس کے دلی جذبات اور احساسات سے بھلا کسے آگاہی ہو سکتی تھی۔ جبکہ اس کی اپنی حالت یہ تھی۔ کہ گرد و نواح کے علاقہ کے لوگ بھی اس سے آشنا نہ تھے۔ وہ اپنی ابتدائی حالت کا بایں الفاظ ذکر کرتا ہے:۔

"میں تو براہین احمدیہ کے چھپنے کے وقت ایسا گمنام تھا۔ کہ امرتسر میں ایک پادری کے مطبع میں جس کا نام رجب علی تھا۔ میری کتاب براہین احمدیہ چھپتی تھی۔ اور میں اس کا پروف دیکھنے کے لئے اور کتاب کے چھپوانے کے لئے اکیلا امرتسر جاتا تھا۔ اور اکیلا واپس آتا تھا۔ اور کوئی مجھے آتے جاتے نہ پوچھتا تھا۔ کہ تو کون ہے۔ اور نہ مجھ سے کسی کو تعارف تھا۔ میری اس حالت کے قادیان کے آریہ بھی گواہ ہیں۔ جن میں سے ایک شخص شرمپت نامی اب تک قادیان میں موجود ہے۔ (چند سال ہوئے فوت ہو چکے ہیں۔ ناقل) جو بعض دفعہ میرے ساتھ امرتسر میں پادری رجب علی کے پاس مطبع میں گیا تھا۔ جس کے مطبع میں میری کتاب براہین احمدیہ چھپتی تھی۔ اور تمام پیشگوئیاں اس کا کاتب لکھتا تھا۔ اور وہ پادری خود حیرانی سے پیشگوئیوں کو پڑھ کر باتیں کرتا تھا۔ کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کہ ایسے معمولی انسان کی طرف ایک دنیا کا رجوع ہو جائے گا۔" (براہین احمدیہ حصہ پنجم صـ ۶۲)

(۲)

دعویٰ ماموریت کے ابتدائی سالوں میں جب خدا کے مسیح موعودؑ نے نظامِ نو کو نشر کرنے کی غرض سے شمعِ ہدایت کے پروانوں کو مرکز احمدیت میں جمع ہونے کی دعوت دی۔ تو شروع میں ۷۵ اور پھر ۳۲۷ آسمانِ روحانیت میں پرواز کرنے والے طیورِ ابراہیمی شریک اجتماع ہوئے۔ (تبلیغ رسالت جلد دوم)

اس مختصر جماعت کے سامنے خدا کے مسیح نے اپنے مبعوث ہونے کی یہ غرض بیان فرمائی کہ

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے۔ کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں۔ توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے۔ جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو۔ مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے"۔

پھر فرمایا:۔

"اس نے اپنی پاک پیشگوئیوں میں وعدہ فرمایا ہے۔ کہ خدا اس گروہ کو بہت بڑھائے گا۔ اور ہزار ہا صادقین کو اس میں داخل کرے گا۔ اور خود اس کی آبپاشی کرے گا۔ اور اس کو نشوونما دے گا۔ یہاں تک کہ ان کی کثرت اور برکت دنیا کی نظروں میں عجیب ہو جائے گی"۔

(اشتہار ۶ مارچ ۱۸۹۸ء)

ایک اور موقعہ پر فرمایا:۔ "میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا۔ اور اب وہ بڑھے گا۔ اور پھولے گا۔ اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے"۔

(تذکرۃ الشہادتین صـ ۶۵)

چنانچہ صدائے احمدیت سرعت کے ساتھ پھیلنے لگی۔ حاسدوں کے سینے جل اٹھے۔ اور انہوں نے احمدیت کو مٹانے کی ناکام سعی کی۔ ہر قوم نے چاہا کہ اسے ملیامیٹ کر دیا جائے۔ تا قلوبِ انسانی پر روحانیت تسلط نہ پا سکے۔ مذہبی دنیا میں ایک عجیب روحانی جنگ کا آغاز ہو گیا۔ کرۂ ارض پر بسنے والے جن پر باطل نے تسلط پا لیا تھا۔ اپنی اکثریت پہ نازاں اور مال و دولت کے نشہ میں مخمور ہو کر یہ بلند بانگ دعاوی کر رہے تھے۔ کہ تحریکِ احمدیت اب مٹی کہ مٹی۔

لیکن جانتے ہو فتح و کامرانی کس کے حصہ میں آئی۔ اسی کے جس نے باذنِ الٰہی پہلے سے کہہ دیا تھا۔ "میری فتح ہوئی میرا غلبہ ہوا" خدا کا جری مسیح موعودؑ اپنے مشن میں کامیاب ہوا۔ اور اس کے دشمن خائب و خاسر اور ناکام و نامراد رہے۔ یہاں تک کہ آخر مولوی ظفر علی خاں جیسا معاند بھی بول اٹھا کہ

"آج میری حیرت زدہ نگاہیں بحسرت دیکھ رہی ہیں کہ بڑے بڑے گریجوایٹ اور وکیل اور پروفیسر اور ڈاکٹر جو کوئنٹ اور ڈیکارٹ اور ہیگل کے فلسفہ تک کو خاطر میں نہ لاتے تھے۔ غلام احمد قادیانی کی (نعوذ باللہ) خرافات واہیہ پر اندھا دھند آنکھیں بند کر کے ایمان لے آئے ہیں"۔ (اخبار زمیندار لاہور ۹ اکتوبر ۱۹۳۲ء)

(۳)

لوگ اب بھی پوچھتے ہیں کہ اس کا مستقبل کیا ہوگا۔ اس کا جواب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"یہ سلسلہ کسی کے ہاتھ اور طاقت سے نابود نہ ہوگا یہ ضرور بڑھے گا اور پھولے گا۔ اور خدا کی بڑی بڑی برکتیں اور فضل اس پر ہوں گے جب ہی خدا کے زندہ اور مبارک وعدے ہر روز [illegible] ہیں اور وہ تسلی دیتا ہے۔ کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ اور تمہاری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ پھر ہم کسی کی تحقیر یا گالی گلوچ پر کیوں مضطرب ہوں"۔

(الحکم ۳۱ مئی ۱۹۰۲ء)

دنیا والو! ہمارا جلسہ سالانہ ہمارے ایمان افروز مستقبل کا ایک مختصر سا نقشہ ہے۔ جو تمہیں تصویری رنگ میں بتا رہا ہے کہ احمدیت کا پیش کردہ نظام دنیا کے دیگر نظاموں پر یقیناً غالب آئیگا۔ اور آئندہ شجرِ احمدیت کے تلے ہی نسلِ آدم اپنی نجات یقین کریگی۔ اور اسی نظام کے نتیجہ میں ایک نئی زمین اور نئے آسمان کی بنیادیں مضبوط استوار کی جائینگی پس آئیے ہم نہایت خلوصِ دل کے ساتھ آپ کو جلسہ سالانہ میں شمولیت کی دعوت دیتے ہیں۔ اس موقعہ پر احمدیت کے مستقبل کی ایک جھلک آپ کو دکھائی دیگی۔ فی الواقع ہمارا یہ جلسہ قدرت خداوندی کے کرشموں میں سے ایک جیتی جاگتی تصویر ہے خود آئیے دوسروں کو ساتھ لائیے۔

(۴)

چنانچہ آج دنیا پر ثابت ہو گیا ہے۔ کہ قادیان ہی وہ دار العلوم ہے جہاں علومِ روحانی کا دریا بہتا نظر آ رہا ہے۔ اور اس میں بفضلہٖ تعالیٰ ایک ایسا انسان زندہ موجود ہے۔ جو تمام علم و فضل کے مدعیوں کو روحانی مقابلہ کی دعوت دیتا رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسکی پیدائش سے قبل ہی بتلا دیا تھا۔ کہ "وہ علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائیگا"۔ دنیا کے علماء جس علمی مسئلہ کی گتھی کو سلجھانا چاہیں۔ اور وہ ان سے نہ سلجھے اسے یہ مردِ حق قلیل ترین وقت میں حل کر دیتا ہے۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ہزارہا انسانوں کے شاندار اجتماع میں حقائق و معارف کے موتی بکھیرنا اس زمانہ میں فقط اسی کا حصہ ہے۔ جب یہ مقدس انسان میدانِ سیاست میں اترتا ہے۔ تو بڑے بڑے سیاستدان اس کے سامنے سرِ تسلیم خم کر لیتے ہیں۔ جب یہ انسان حقائق و معارف قرآنیہ بیان کرنے لگتا ہے۔ تو یوں معلوم دیتا ہے۔ کہ گویا ایک معرفت کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔ طالبانِ حقائق اس کے پر معارف لیکچر سنکر سر دھنتے ہیں اور سلوک کی منازل طے کرنے والوں پر ایسے موقعہ پر ایک وجد کی سی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ خصوصاً جلسہ سالانہ کے آخری دن کا آخری حصہ اپنے اندر عجیب قوت قدسی لیکر آتا ہے ہم نے ایسا روحانی منظر کسی اور جگہ نہیں دیکھا ہم نہایت خلوصِ دل کے ساتھ ہر مذہب و ملت کے احباب کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں۔ کہ خدارا اپنے قیمتی اوقات میں سے تین دن نکال کر قادیان کی مقدس بستی میں تشریف لائیں۔ اور جلسہ سالانہ کے موقعہ پر خود اپنی آنکھوں سے ایک ایسا روحانی منظر دیکھیں جو کبھی انہوں نے خواب میں بھی نہ دیکھا ہو۔ [illegible] مبارک وہ جو اس مبارک دن کے اپنے دل میں تڑپ رکھے۔ اور وقت مقررہ پر قادیان دار الامان میں شریک جلسہ ہو کر روحانی امور سے لطف اندوز ہو۔ خدا سب کو اس امر کی توفیق دے۔ آمین۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

(خاکسار خورشید احمد مجاہد سیالکوٹی واقف زندگی)

روزنامہ الفضل قادیان دارالامان مورخہ ۲ نومبر ۱۹۴۶ء — نمبر ۲۸۷ جلد ۳۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار "ٹائمز" کا تبصرہ

کانگرس پارٹی کے غیر خوشکن رویہ کے متعلق

(الفضل کے نامہ نگار مقیم سوئٹزرلینڈ کے قلم سے)

لارڈ ویول وائسرائے ہند کے لندن میں چند کے لئے آنے کا ذکر کرتے ہوئے اخبار ٹائمز مورخہ ۲۸ نومبر نے مقالہ افتتاحیہ میں لکھتا ہے: وزارتی مشن کی تجاویز ایک باہمی سمجھوتہ کا رنگ رکھتی تھیں۔ مسٹر جناح نے یہ کہا۔ کہ اس سکیم میں جو صوبجات کی گروپ بندی کا ذکر ہے۔ اس میں دراصل پاکستان ہی کا اصل کار فرما ہے۔ اگر مسٹر جناح کی مراد اس سے یہ تھی۔ کہ اس طریق پر مسلمان ہندوؤں کے حکومتی دخل کے بغیر اپنی زندگی امن کے ساتھ بسر کر سکیں گے تب آپ کی تاویل شاید غلط نہ تھی۔ لیکن ہندوؤں سے یہ امید نہ ہو سکتی تھی۔ کہ وہ اس تاویل کو قبول کریں۔ کانگرسی لیڈروں نے جب یہ اعلان کیا۔ کہ صوبہ جات کی گروپ بندی کے اصول کو قطعی طور پر نظر انداز کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں تو انہوں نے سب جائز حدود کو پار کر دیا۔ یہ ایک اہم اعلان تھا۔ ایک متحد ہندوستان میں صرف صوبہ جات کی گروپ بندی کا طریق ہی مسلمانوں کے نزدیک انہیں ہندوؤں کی غالب اکثریت سے محفوظ رکھنے کا ذریعہ ہے اور کانگرس کی اسے نامنظور کرنے کی کوشش ہی موجودہ جمیع پریشانیوں کی جڑ ہے۔ کانگرس پارٹی کے واردھا ریزولیوشن پر جس میں کانگرس نے ۱۶ مئی کی تجاویز کو منظور کیا ہے، مسلمانوں کو کوئی اعتماد نہیں۔ اس لئے مسٹر جناح نے قانون ساز اسمبلی میں شامل ہونے سے انکار کر دیا ہے۔ مسلمانوں کو اس بات کا خطرہ ہے۔ کہ ہندو چالاکی کر کے اب بھی کسی وقت صوبہ جات کی گروپ بندی کو نظر انداز کر دیں گے۔

ہمارے دہلی کے نامہ نگار کی اطلاعات میں تصویر کا جو خطرناک ترین رخ ہے وہ شاید کانگرس کے سمجھوتہ کی طرف مائل نہ ہونے والا رویہ ہے۔ اس رویہ کا ظہور کانگرس کے لندن آنے کی دعوت کو نامنظور کر دینے میں پایا جاتا ہے۔ عارضی حکومت میں اس پارٹی کو ایک مؤثرانہ اکثریت حاصل ہے۔ گیارہ صوبوں میں سے آٹھ پر اس کی حکومت ہے۔ اپنے نظریہ کے مطابق اسے ہندوستان کی ملکیت کا زبردست حق حاصل ہے۔ دہلی میں جو تقاریر کی گئی ہیں اُن میں مسلم لیگ کے ساتھ مفاہمت کرنے کے سلسلہ میں برطانیہ کی کوششوں کو منظور نہ کرنے کا رجحان پایا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی اس یقین کا اظہار بھی کیا گیا ہے۔ کہ کانگرس کو سیادی طاقت حاصل ہونے میں نہ برطانوی پالیسی مزاحم ہو سکتی ہے۔ اور نہ ہی مسلمانوں کی مخالفت ہی کوئی روک بن سکتی ہے۔ مسلمانوں کی تشویش کو کم کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی جا رہی۔ برعکس اس کے اس مطالبہ پر زور دیا جا رہا ہے۔ کہ اگر مسلم لیگ قانون ساز اسمبلی میں شامل ہونے اور اس کے طریق کار کے متعلق کانگرس کی تاویل کو قبول کرنے کو تیار نہیں۔ تو مرکزی حکومت کے مسلمان وزراء مستعفی ہو جائیں۔ مسلمانوں کو جو خطرہ درپیش ہے۔ اس کے بڑھ جانے کی ایک یہ بھی وجہ ہے۔ کہ کانگرسی وزراء وائسرائے پر دباؤ ڈال رہے ہیں کہ جب فرقہ وارانہ فسادات رونما ہوں تو وائسرائے صوبائی حکومتوں کے وجود کو نظر انداز کر کے اپنی خاص اضطراری طاقت کو استعمال کرے۔ حالانکہ مسلمان صرف صوبجاتی خود مختاری کو ہی اپنے حقوق کی حفاظت کا ذریعہ سمجھتے ہیں ان حالات میں گورنمنٹ کو ہر ممکن کوشش کر کے دونوں پارٹیوں کو اس امر پر رضامند کرنا چاہیئے۔ کہ ہندوستان کا مفاد ان کے ۱۶ مئی کی سکیم کو قبول کرنے میں ہے۔ یہ ایک بہترین سکیم ہے۔ جو مرتب کی گئی ہے۔ یہ یقینی امر ہے۔ کہ اس کے ذریعہ ہندوستان کا اتحاد بغیر کسی ایک جماعت کے اساسی حقوق کے تلف ہونے کے قائم رکھا جا سکتا ہے۔ یہ برطانیہ سے ہندوستان کی طرف حکومت منتقل ہونے اور برطانوی راج کے خاتمہ کا قریب ترین راستہ ہے۔ لیکن اگر کابینہ اور وائسرائے کی جملہ کوششیں ناکام ہو جائیں۔ اور اگر کانگرس مسلمانوں کو وہ رعایتیں بھی دینے کے لئے تیار نہ ہو جو ۱۶ مئی کی تجاویز کی تفاصیل کے مطابق ہیں۔ تو سوائے اس کے اور کوئی صورت باقی نہ رہے گی۔ کہ دوسرے ذرائع سے اُن فرائض کو ادا کرنے کی کوشش کی جائے جن کی ذمہ داری برطانیہ پر ہے۔ برطانیہ اس امر پر راضی نہیں ہو سکتا کہ ایک پارٹی کو حکومت دے دے اور دوسری جماعتوں کے حقوق کا لحاظ نہ کرے یا یہ کہ وہ صوبے جن میں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ انہیں ہندو غلبہ والی مرکزی حکومت کے رحم پر چھوڑ دے۔ اگر ۱۶ مئی کے سٹیٹ پیپر میں بیان شدہ سمجھوتہ نہ ہو سکے۔ تو چار و ناچار عدل اور انصاف کے بنیادی اصول کو قائم رکھنے کے لئے ہندوستان کی وحدت کے اصول کو قربان کرنا پڑیگا اور یاد رہے کہ ہندوستان کی وحدت ایک ایسا امر ہے جسے گذشتہ صدی کا ایک بڑا کارنامہ کہہ سکتے ہیں۔

(خاکسار ناصر احمد واقف تحریک از زیورک)

"شراب نوشی اور جوئے بازی گناہ نہیں"

ایک عیسائی بشپ کی رائے

(الفضل کے نامہ نگار مقیم امریکہ کے قلم سے)

کسی مذہب کی صداقت کی پرکھ کے لئے یہ امر نہایت ضروری ہے۔ کہ اس کی اخلاق کے متعلق تعلیم کا مطالعہ و موازنہ کیا جائے مذہب کا مقصد یہ ہے۔ کہ انسان کو اعلیٰ اور با اخلاق زندگی کا صحیح معیار مہیا کرے۔ اس پر عمل کرنے کے طریق سکھائے۔ اور اس پاکیزہ زندگی کو معبود حقیقی سے وصال کا ذریعہ بنائے۔ اخلاقی تعلیم کو پیش نہ کر سکنے کے معنی یہ ہیں۔ کہ وہ مذہب اپنے نہایت ابتدائی اور اولین مقصد کے حصول میں بھی ناکام رہا ہے۔

شراب نوشی کے خطرناک نتائج اور نقصان دہ عواقب ایسے نہیں۔ کہ اُن کی توضیح کے لئے لمبے دلائل کی ضرورت ہو۔ جن لوگوں کو مذہب سے واسطہ نہیں۔ اُن کی بھی بیشتر تعداد شراب کے نقصانات کی معترف ہے۔ اگرچہ عیاشی میں مبتلا لوگ شراب پیتے ہیں لیکن اکثر اس کے نقصانات کا اقرار بھی کرتے ہیں۔

جوئے بازی بجائے خود ایک بدترین لعنت ہے۔ کوئی صحیح العقل انسان اسے ایک اخلاقی فعل قرار نہیں دیتا۔ جوئے بازی کے معنی یہ ہیں کہ جو مال ایک فریق نے محنت اور مشقت سے کمایا ہے۔ وہ دوسرے کی جیب میں چلا جائے۔ اس قبیح فعل کے دوسرے نقصانات کو اگر نظر انداز بھی کر دیا جائے۔ تو یہی کچھ کم نہیں۔ کہ اس سے دنیا کا امن قائم رہ ہی نہیں سکتا۔ معاشی نظام تباہ ہو جاتا ہے۔ اور یہ چیز خود بہت سے دوسرے جرائم کا ذریعہ بن جاتا ہے۔

کس قدر حیرت کا مقام ہے۔ کہ ان شنیع افعال کے متعلق کسی دوسرے سے نہیں بلکہ ایک مذہب سے دلچسپی کا دعویٰ کرنے والے کی طرف سے یہ آواز بلند ہو۔ کہ شراب نوشی اور جوئے بازی ہرگز گناہ نہیں۔ شکاگو ڈیلی ٹریبیون کے مورخہ ۸ نومبر ۱۹۴۶ء کے پرچہ میں سٹووِن وِل اوہائیو کے ایک رومن کیتھولک بشپ جان کنگ موسیو کا مضمون شائع ہوا ہے جس میں بشپ مذکور لکھتا ہے۔

"جوئے بازی اور شراب نوشی اپنی ذات میں نہ گناہ ہے نہ مذموم۔ اگر ان کی روک تھام کے لئے نام نہاد اخلاق کی بناء پر کوئی قانون بنانے کی کوشش کی جائے۔ تو ہرگز برداشت نہیں کی جائے گی۔"

بشپ موسیو جوئے بازی وغیرہ کے خلاف کوشش کرنے والوں کے متعلق کس قدر متعصب رائے رکھتے ہیں۔ اس کا اندازہ کرنے کے لئے اُن کے مضمون کا یہ فقرہ ملاحظہ فرمایئے "بد قسمتی سے ایسے بہت سے گمراہ۔ تنگ نظر اور تنگ خیال لوگ موجود ہیں جو جائز کھیل کو جرم سمجھتے ہیں یہ بر خود غلط لوگ عیسائیت کے اخلاقی نظام سے بالکل نا آشنا ہیں یہی وجہ ہے کہ سوسائٹی میں ان لوگوں کی حالت قابل رحم ہے گناہ تو کجا۔ جوئے بازی ایک غیر اخلاقی فعل بھی قرار نہیں دی جا سکتی ہم یہ نہیں مان سکتے۔ کہ اگر اس کھیل کی وجہ سے بعض افراد خاندانوں یا کسی گروہ کو کچھ نقصان پہنچ جائے تو اس بناء پر اسے اخلاقی طور پر غلط اور ناجائز قرار دے دیا جائے۔ اسی طرح شراب نوشی بھی اپنی ذات میں ہرگز بری نہیں۔"

1426
Digitized by Khilafat Library Rabwah

بشپ صاحب اس سے آگے اس بات کے بھی حق میں ہیں کہ زندگی کی دوڑ میں مصروف لوگوں کے لئے اتوار کے دن جب انہیں کچھ فرصت مل جاتی ہے ان کے لئے چرچوں میں جوئے کی تفریح کا کچھ انتظام کر دیا جائے۔ ان لوگوں کے حق میں دلائل دیتے ہوئے آپ فرماتے ہیں

"باپ۔ مائیں ادھیڑ عمر اور بوڑھی عورتیں جو ہفتے بھر کے بعد چرچ میں کچھ کھیل لیں۔ ان پر ان کے عقل و سمجھ رکھنے والے ہر خیال کے ہمسایوں کے لئے یہ ایک ناقابل برداشت بات ہے کہ چند پاگل لوگ ان کو اخلاقی معیار اور ملکی قانون کے سامنے مجرم ثابت کرنے کی کوشش کریں؟"

بشپ صاحب نے اس مضمون پر ہی اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ اپنے چرچ میں جس کا نام Holy Name of Jesus Cathedral یعنی "یسوع مسیح کے مقدس نام کا چرچ" ہے ایسی کھیلوں کا ہفتہ وار انتظام بھی کر دیا ہے۔

یہ ہے موجودہ عیسائیت کی حالت! حقیقت یہی ہے کہ جب موجودہ انجیل خود حضرت مسیح کو ایک شرابی انسان کی حیثیت سے پیش کرے تو اس سے عیسائی دنیا شراب کے جواز کے سوا حاصل بھی کیا کر سکتی ہے۔ کاش کہ دنیا اسلام کے پاکیزہ اخلاقی معیار اور زندگی کے متعلق بے نقص اور ارفع تعلیم سے روشناس ہو کر اس پر عمل کرے۔ یقیناً صرف اسلام ہی دنیا کو پاک اور اطمینان بخش زندگی بخش سکتا ہے اور دنیا کی مکمل رہنمائی کر سکتا ہے۔

خلیل احمد ناصر شکاگو امریکہ

تحصیل بٹالہ و گورداسپور کی جماعتیں توجہ کریں!

امسال جلسہ سالانہ کے لئے کسیر بہت کم میسر آ رہی ہے۔ اور وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے۔ اس لئے تحصیل بٹالہ و گورداسپور کی جماعتوں کی خدمت میں جیسا کہ پہلے بھی بذریعہ خطوط لکھا جا چکا ہے اب دوبارہ التماس ہے کہ وہ تھوڑی۔ کسیر۔ پرالی میں سے جو بھی میسر آئے مہربانی کر کے فوراً قادیان بھجوانے کا بندوبست کریں۔ ناظم سپلائی جلسہ سالانہ

دہلی میں جلسہ تحریک جدید

آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کی بصیرت افروز تقریر

حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد مبارک کی تعمیل میں انجمن احمدیہ دہلی کا جلسہ تحریک جدید کل بروز اتوار بمقام احمدیہ مسجد دریا گنج زیر صدارت آنریبل سر چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب کے۔سی۔ایس۔آئی منعقد ہوا ٹھیک دو بجے جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ اس کے بعد ۷ احباب نے باری باری تحریک جدید کے مطالبات کو جو ان کے ذمہ لگائے گئے تھے پیش کرتے ہوئے ان کی اہمیت کو واضح کیا۔ اور ان حکمتوں کو اچھی طرح احباب کے ذہن نشین کرایا کہ جن پر اللہ تعالیٰ کے منشاء کے ماتحت حضرت اقدس امیر المومنین نے ان مطالبات کی بنیاد رکھی تھی۔ سب سے آخر میں صاحب صدر آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب نے سادہ زندگی اور تبلیغ سے متعلقہ مطالبات پر ایک ایمان افزا تقریر فرمائی۔

آپ نے فرمایا کہ مومن کا وجود اس کا وقت اور اس کی ہر چیز قابل قدر ہوتی ہے۔ اس لئے وہ ہر چیز کی کُنہ تک پہنچتا اور اس کی باریکیوں کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ اگر جماعت تحریک جدید کے مطالبات کی حقیقت کو اچھی طرح سمجھ لیتی تو آج جماعت کے سامنے اتنی مشکلات نہ ہوتیں بیشک ایک دنیا دار انسان ان باتوں کو قبل از وقت نہیں سمجھ سکتا۔ لیکن مومن کو اللہ تعالیٰ دوربین آنکھ عطا فرماتا ہے۔ اس لئے جماعت کو بہت پہلے سمجھ لینا چاہیئے تھا کہ یہ کوئی معمولی تحریک نہیں۔ بلکہ اس میں ایسے مطالبات ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ دنیا میں ایک انقلاب پیدا کرنا چاہتا ہے۔ یہ نظریہ صحیح نہیں کہ صرف احرار یا گورنمنٹ کی وجہ سے تحریک جدید کا وجود ظہور میں آیا۔ بلکہ اصل بات یہ ہے کہ ہماری نجات اور ترقی ہی اس تحریک کے ساتھ وابستہ تھی کہ جس کی بنیاد حضرت مصلح الموعود کے مبارک ہاتھوں سے رکھی جانی ازل سے مقدر تھی۔ وہ ناخوشگن واقعات جو پیش آئے۔ وہ صرف ایک توجہ دلانے کا باعث بن گئے ہیں کہ ان کی وجہ سے ہی تحریک جدید کا قیام ہوا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کتنا بڑا احسان ہے کہ اس نے تیرہ سال قبل جماعت کو موقعہ دیا کہ اپنی ذہنیت ایسے رنگ میں کر لے اور ایسی راہ پر چلنے کی عادی ہو جائے کہ جس راہ پر مجبور ہو کر دنیا نے ۱۳ سال بعد چلنا تھا دنیا جنگ کے بعد مجبور ہو کر اگر سادہ زندگی اختیار کر رہی ہے تو یہ کوئی ثواب کی بات نہیں۔ لیکن جماعت کے لئے تو یہ موقعہ تھا کہ قبل از وقت سادہ زندگی کے اصولوں کو اختیار کر کے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرے۔ آج انگلستان میں یہ حالت ہے کہ بڑے سے بڑے رئیس آدمی کو اگر ایک تازہ انڈہ صبح ناشتہ میں مل جائے۔ تو اسے بہت بڑی نعمت سمجھا جاتا ہے۔ غرضیکہ ہر جگہ کھانے کا راشن ہو رہا ہے کپڑے کا راشن ہو رہا ہے۔ اور یہ سب وہی باتیں ہیں جو تحریک جدید کے مطالبات میں موجود ہیں۔

حضرت عائشہ سے پوچھا گیا کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم گھر میں کیا کرتے تھے تو آپ نے جواب دیا کہ حضور علیہ السلام گھر میں کپڑوں میں پیوند سی لیتے۔ جوتیوں کی مرمت کر لیتے۔ اور کام کاج میں ہمارا ہاتھ بٹاتے تھے۔ یہ مکہ کی زندگی کا واقعہ نہیں بلکہ مدینہ کا واقعہ ہے جبکہ آپ بادشاہ بھی تھے۔ اگر دین و دنیا کا بادشاہ ایسے کام اپنے ہاتھ سے کر سکتا ہے تو حضور علیہ السلام سے زیادہ عزت رکھنے والا کون ہو سکتا ہے کہ جو اپنے ہاتھوں سے کام کرنے میں ہتک محسوس کرتا ہے؟ انگلستان میں آج یہ حالت ہے کہ اچھے اچھے آدمیوں کو نوکر میسر نہیں آتا حالانکہ ان کے پاس دولت کی کمی نہیں۔ لارڈ لنلتھگو سابق وائسرائے جو لندن کے ایک ہوٹل کے دو چھوٹے کمروں میں رہائش اختیار کئے ہوئے ہیں ان سے اس دفعہ جب میں ملا تو انہوں نے اپنا واقعہ سنایا کہ "ہندوستان سے واپس آنے کے بعد میں نے خیال کیا کہ لندن میں کیوں رہیں۔ کیوں نہ سکاٹ لینڈ میں جہاں ہماری اپنی جائداد اور زمینیں ہیں جا کر رہیں۔ چنانچہ ہم وہاں چلے گئے۔ باوجود پوری کوشش کے وہاں کوئی نوکر ہمیں نہ مل سکا۔ اور آپ یقین کریں کہ ہر روز صبح مجھے دو گھنٹے آگ جلانے پانی گرم کرنے اور چارپائی بنانے میں صرف کرنے پڑتے تھے آخر تنگ آ کر واپس لندن آ گئے۔ اور بڑی مشکل سے اس ہوٹل میں یہ دو چھوٹے کمرے میسر آ سکے ہیں۔" یہ اس شخص کی حالت ہے جو ہندوستان کا وائسرائے رہ چکا ہے۔ اس سے دوسروں کی حالت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ پس تحریک جدید کے مطالبات بہت بڑی حکمتوں پر مبنی تھے۔ مثلاً جب اب یہ ایک موقعہ پیش آیا تو بعض مطالبوں کی حکمتیں نمایاں طور پر دنیا کے سامنے آ گئیں۔ اگر جماعت ان پر پوری طرح عمل پیرا اور کاربند ہوتی تو یقیناً آج بہت زیادہ آرام میں ہوتی۔ پھر بھی احباب نے جس حد تک اس سکیم پر عمل کیا ہے اس سے فائدہ اٹھایا ہے۔ اور وہ دوسروں کی نسبت آرام میں رہے ہیں۔

دراصل یہ سکیم ایک عمارت کی مانند ہے جس کے سب حصے اس کے ممد و معاون ہوں۔ مثلاً ایک مطالبہ یہ ہے کہ قادیان میں مکان بنائیں۔ اب مکان اسی وقت بن سکے گا جب کسی کے پاس روپیہ ہو اور روپیہ حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ وہ بیکار نہ رہے بلکہ چھوٹے سے چھوٹا کام بھی کرے پھر یہ بھی ضروری ہو گا کہ وہ سادہ زندگی اختیار کرے تا روپیہ پس انداز کر سکے جب روپیہ ہو گا تو وہ امانت فنڈ وغیرہ میں حصہ لے سکے گا۔

غرضیکہ تحریک جدید انسانی ترقی کی ایک عمارت ہے۔ اور اس کے مطالبات میں سے کوئی مطالبہ بمنزلہ چھت کے ہے۔ کوئی بمنزلہ دیوار کے کوئی بمنزلہ دروازہ اور روشن دان کے ہے۔ اور کوئی بمنزلہ فرش کے۔ پس احباب کو چاہیئے کہ وہ اس تحریک کے ہر پہلو پر غور کریں۔ اور ہر مطالبہ کی اہمیت کو اچھی طرح سمجھ کر اس پر عمل پیرا ہوں۔ کہ آج ہماری نجات اور ہماری ترقی تحریک جدید کے اصولوں پر کاربند ہونے میں مضمر ہے نشستند و گفتند و برخاستند والی بات نہ ہو۔ کیونکہ باتیں تو بہت ہو چکی ہیں۔ اب کام کرنے کا وقت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے منشاء مبارک کو پورا کر کے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کو حاصل کر سکیں۔

عبد اللہ سیکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ دہلی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پریذیڈنٹ صاحب میونسپل کمیٹی

جناب چوہدری محمد حسین خانصاحب رئیس پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی ایمن آباد لکھتے ہیں مجھے عرصہ دراز سے خونی بواسیر کی شکایت تھی آپ کی گولیوں کے صرف تین دن استعمال سے خون بند ہو چکا ہے نہایت اچھی دوائی ہے۔ بکثرت گولیاں ارسال فرمائیے۔

بواسیری ایک ماہ کا کورس آٹھ روپے تفسیر کبیر بھی مقابلۃً رعائتی قیمت پر ملے گی۔

طبیہ عجائب گھر رجسٹرڈ قادیان

محترمہ صفورہ بیگم صاحبہ آنریری مجسٹریٹ

تحریر فرماتی ہیں آپکا سرمہ جواہر والا اور ٹھنڈا سرمہ میں نے اور میرے شوہر محترم نے استعمال کیا ہے۔ بیحد مفید اور مجرب ہے۔ یہ تمام انگریزی ادویات کے مقابلہ میں زود اثر اور ہر گھر میں موجود رہنے کی چیز ہے۔ سرمہ جواہر والا پانچ روپے شیشی ٹھنڈا سرمہ دو روپے شیشی تفسیر کبیر بھی مقابلۃً رعائتی قیمت پر ملیگی۔

طبیہ عجائب گھر رجسٹرڈ قادیان

ڈاکٹر الزبتھ روز اینڈ کو

میو روڈ لاہور سے لکھتے ہیں کہ کچھ عرصہ ہوا اکسیر ذیابیطس ایک ماہ کا کورس منگوایا گیا تھا ایک ماہ کے استعمال سے ہی امید سے بڑھ کر فائدہ ہوا۔ اکسیر ذیابیطس دو ماہ کا کورس جلد روانہ فرمائیے۔ قیمت اکسیر ذیابیطس ایکماہ کا کورس سات روپے تفسیر کبیر بھی مقابلۃً رعائتی قیمت پر ملے گی۔

طبیہ عجائب گھر رجسٹرڈ قادیان

قومی صنعت کو فروغ دیجئے

پرسیّن مینوفیکچرنگ کمپنی قادیان میں نہایت عمدہ خوبصورت پائیدار سیلنگ فین اور ٹارچز تیار ہوتی ہیں جو تمام ہندوستان میں مشہور اور مقبول عام ہیں۔ اس کے علاوہ بجلی کی ویلڈنگ مشینیں اور انگریونگ مشینیں بھی ہمارے ہاں تیار ہوتی ہیں۔ آپ اپنی ضروریات کے وقت اس کمپنی کی مصنوعات اپنے ہاں دوکانداروں سے طلب کریں۔ اور اس طرح قومی صنعت کو فروغ دیں۔

مینیجر

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (مینیجر)

زندگی میں فوری انقلاب

پہلے دن ہی آپ اپنے کو ایک مفید وجود محسوس کروگے

فیض عام - بوٹیوں کے اسرار۔ ہر گھر میں دستیاب ہونے والی سو فیصدی ہیفرد اور سو فیصدی صحت بخش بوٹی۔ علم طاقت ہے اس آسان ترین طریقہ علاج سے ہزاروں طالب علم۔ ملازم سرکار۔ تاجر۔ وکیل غرض ہر مرد و عورت فوراً ماہر بنکر سینکڑوں روپوں کی دوائیوں کے خرچ سے بچ جاتا اور عزت و وقار سے اپنے فرصت کے اوقات میں اپنے پیشہ کے علاوہ بنی نوع انسان کی خدمت کرنے اور بلا سرمایہ کمانے کے بھی قابل ہو جاتا ہے پہلے دن ہی اپنی زندگی میں تغیر اور ان زریں معلومات کا وزن محسوس کروگے اسکی نہایت حیرت ناک خصوصیت یہ ہے کہ اس میں ضرر کا کوئی شائبہ نہیں اور نہ غلط تشخیص کا کوئی اندیشہ ہے۔ امراض کے پیچیدہ تفصیلات کے جھگڑے نہیں۔ یہ مریض کو ہمیشہ صحیح ترین ... صحت پر رکھتا ہے یہ اسقدر آسان اور بے ضرر ہے کہ حکیم ڈاکٹر کو بھی تسلیم کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ آجکل ریح البواسیر معدہ کی کمزوریاں پیٹ کا درد قولنج وغیرہ عام تکلیف دہ امراض ہوگئے ہیں انکا کوئی مؤثر علاج نہیں۔ اس کورس میں اس کا بھی نہایت آسان اور مؤثر اور مجرب علاج ہے جو ایک بزرگ کا ہزاروں روپوں کی قیمت کا عطیہ خاص ہے فیس کورس ۱/ محصولڈاک ۵/ بعد وصول رقم یا ذریعہ وی۔ پی۔ رجسٹری سے روانہ کیا جاتا ہے۔

ایچ۔ سی۔ ہیرو۔ ۵۹/۷ غازی پورہ گلبرگہ شریف دکن

وصیتیں

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر میں اطلاع کردے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

۹۶۷۵ منکہ بشیر احمد ولد محمد وریام صاحب قوم راجپوت پیشہ زرگر عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی چک ۵۰ E.B ڈاکخانہ چک ۴۷/۲ E.B ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت موضع شیدوالہ ضلع شیخوپورہ میں میری ۴۶ کنال زمین ہے جس کی قیمتی ۱۰۰/- ۳۰۰ اس کے سوا میری کوئی جائداد نہیں۔ میں زرگری کا کام کرتا ہوں۔ اوسطاً ۲۰/- ماہوار کما لیتا ہوں۔ میں اپنی جائداد و آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں گا۔ تو اس کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میرے مرنے پر جس قدر متروکہ جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ العبد:- بشیر احمد بقلم خود موصی گواہ شد منیر احمد خان گواہ شد غلام محمد خان ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ لائلپور

۹۶۷۶ منکہ مستان بی بی زوجہ شاہد خان صاحب قوم بلوچ پیشہ دودھ فروشی عمر ۴۶ سال بیعت ۱۹۳۳ء ساکن گوجرہ ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ ۴۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرا حق مہر ۳۲ روپیہ خاوند پر ہے اور اس کے علاوہ مبلغ ۶۸/- نقد میرے پاس موجود ہیں کل جائداد ۱۰۰/- روپیہ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اس کے علاوہ میرے پاس کوئی زیور یا کوئی اور جائداد نہیں۔ نہ ہی کوئی ماہوار آمد ہے۔ بوقت وفات اگر میری کوئی اور جائیداد بن جائے۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی

ضرورت رشتہ

میرے لڑکے کے لئے جو آئل انڈین ایئر فورس دہلی میں بمشاہرہ ایک سو بیس روپیہ ماہوار پر ملازم ہے۔ جلد رشتہ مطلوب ہے۔ لڑکی مغل یا اور شریف خاندان سے صاحب سیرت و صورت و صوم و صلوٰۃ میں اچھی ہو خانہ داری سے واقف عمر سترہ اور بیس سال کے درمیان۔ اور تعلیم میٹرک یا میٹرک کے قریب ہو۔ تو جواب معہ رعید ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔ خاکسار عبد الکریم ریٹائرڈ دارالعلوم قادیان

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ایک (۱) پنتھ دو (۲) کاج

جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں احباب اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی ساتھ لادیں تاکہ روحانیت کا نظارہ وہ اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔ اور اسکے علاوہ مزدوروں کے کارخانہ کی بنی ہوئی بہترین سام ٹارچ جس کی تمام ہندوستان میں ہے

آسام روزٹ اینڈ کمپنی قادیان!

Sole Distributers M/S DOMINION AGENCIES Qadian

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دی پائونیر اینڈ سٹرز قادیان

کی مصنوعات کا ایک قلیل عرصہ میں نمایاں شہرت حاصل کرلینا اس کی عمدگی۔ نفاست اور پائیداری کی روشن دلیل ہے

ہماری مصنوعات کی خرید کے وقت ہمیشہ

TRADE MARK ٹریڈ مارک دیکھ لیجئے

قومی صنعت کو فروغ دیجئے

ہمارے کارخانہ میں بجلی کی گھروں میں استعمال ہونے والی عام ضروریات کی اشیا مثلاً سٹوو بجلی کی گھنٹیاں۔ ہنڈر۔ ہیرشن ہیٹر۔ ایکولائیٹ نائیٹ لیمپ ۲۳۰ وولٹ بلب کیلئے ٹارلائیٹ نائیٹ لیمپ ۱۲۰ وولٹ بلب کے لئے ہاٹ پلیٹ کیتلیاں۔ استریاں وغیرہ وغیرہ کے علاوہ سائیکل کی گھنٹیاں۔ کپڑے لٹکانے کی کھونٹیاں وغیرہ بھی بنتی ہیں۔

احباب گذشتہ جلسہ سالانہ میں صنعتی نمائش کے موقعہ پر نمونہ جات ملاحظہ فرما سکیں گے

ایجنٹوں کی ہر جگہ ضرورت ہے۔ مینجر۔

رجسٹرڈ فرم

ایم عبد العلیم عبد القیوم ٹمبر مرچنٹس کمیشن ایجنٹس اینڈ آرڈرز سپلائرز بیرون دروازہ رامداس پشاور شہر ہر قسم کی عمارتی لکڑی خریدتے وقت ہماری خدمات حاصل کریں

نوٹ:- نیز آرڈرز پر مال سپلائی کیا جاتا ہے:-

ایک نہائت مفید تبلیغی ٹریکٹ

مکرم محترم جناب سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندرآباد دکن نے حال میں ایک نہائت خوبصورت ٹریکٹ ۴۰ صفحات کا خدا تعالیٰ کا عظیم الشان پیغام کے نام سے چار ہزار کی تعداد میں شائع کیا ہے۔ مضمون اس قدر دلچسپ ہے۔ کہ متعصب سے متعصب انسان بھی اسکی طرف متوجہ ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اور تبلیغ کا پیرایہ ایسا دلکش ہے۔ کہ ہر سعید الفطرت انسان کے متاثر ہونے کی پوری امید ہے۔ قیمت ایک روپیہ کے ۸ آنے۔ طالب حق کو مفت ا۔ ر الفضل ۳۰ جنوری ۱۹۳۹ء

ملنے کا پتہ:- عبد اللہ الہ دین سکندرآباد دکن

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی ۹ دسمبر آج صبح گیارہ بجے دستور ساز اسمبلی کا پہلا اجلاس شروع ہوا۔ ڈاکٹر سچدا نند سنہا نے صدارت کے فرائض سرانجام دئیے۔ آپ اسمبلی کے معمر ترین ممبر ہیں۔ سب سے پہلے امریکہ چین اور آسٹریلیا کی طرف سے موصول شدہ پیغامات پڑھ کر سنائے گئے۔ جس میں اس امید کا اظہار کیا گیا تھا کہ اسمبلی اپنے مقصد میں ضرور کامیابی حاصل کرے گی۔ صاحب صدر نے ان پیغامات کو اسمبلی کے لئے نیک فال قرار دیا۔ اس کے بعد صدر نے بلوچستان کے خان عبد الصمد کی اس درخواست کا ذکر کیا جو آپ نے بلوچستان کی طرف سے اسمبلی کے منتخب نمائندہ نواب محمد خاں کے خلاف دی تھی۔ صدر نے کہا جب تک مستقل صدر منتخب نہیں ہوتا اس وقت تک نواب محمد خاں ہی اسمبلی کے ممبر سمجھے جائیں گے۔

صدر نے صدارتی ایڈریس پڑھتے ہوئے سب سے پہلے اس عزت افزائی کے لئے ممبروں کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد آپ نے سوئٹزرلینڈ فرانس اور امریکہ کے آئینی نظام کا ذکر کیا اور کہا امید ہے کہ اسمبلی ان ممالک کے آئینی نظام سے ضرور فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کرے گی اور ان پر مناسب غور و خوض اور تبدیلی کرنے کے بعد انہیں ہندوستان میں رائج کرنے کی کوشش کرے گی۔ اس ضمن میں آپ نے سوئٹزرلینڈ اور امریکہ کے آئین کی بالخصوص بہت تعریف کی۔ آپ نے بتایا کہ ہندوستان میں سب سے پہلے ۱۹۲۲ء میں گاندھی جی نے دستور ساز اسمبلی کا خیال پیش کیا۔ اس کے بعد ۱۹۳۴ء میں سوراج پارٹی نے دستور ساز اسمبلی کے قیام کا مطالبہ کیا اور کانگرس نے ۱۹۳۶ء کے سالانہ سیشن میں اس کی تصدیق کی۔ ۱۹۴۰ء میں مسلم لیگ نے مطالبہ پاکستان پیش کیا اور اس ضمن میں دو اسمبلیوں کے قیام کا مطالبہ کیا۔

واشنگٹن ۸ دسمبر امریکہ میں کوئلہ کی کمی کی وجہ سے دو لاکھ تیرہ ہزار مزدور بیکار ہو گئے ہیں۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ آئندہ سال کے شروع میں قریباً پچاس لاکھ مزید مزدور بیروزگار ہو جائیں گے

سری نگر ۸ دسمبر کشمیر اسمبلی کے انتخابات میں نیشنل کانفرنس نے مسٹر احمد یار خاں وزیر پبلک ورکس کے مقابلہ میں ایک قلی کو کھڑا کیا ہے

لکھنؤ ۸ دسمبر چودھری خلیق الزمان لیڈر مسلم لیگ اسمبلی پارٹی نے فرقہ وارانہ صورت حالات کے مسئلہ پر ڈیڑھ گھنٹہ تک پنڈت پنت وزیر اعظم یو۔پی سے ملاقات کی۔

لاہور ۸ دسمبر سونا ۹۰/۸/۰ چاندی ۱۳۸/۰/۰ پونڈ ۶۲/۱/۰ - امرتسر سونا ۱۰۲/۰/۰

کٹک ۸ دسمبر ایک خنجر سے مسلح نوجوان نے گورنر اڑیسہ پر قاتلانہ حملہ کرنے کی کوشش کی۔ لیکن وہ اپنے ارادہ میں ناکام رہا۔ اسے گرفتار کر لیا گیا۔

امرتسر ۸ دسمبر ایک مسلمان کو قتل کرنے کے الزام میں دو ہندوؤں پر عرصہ سے مقدمہ چل رہا تھا۔ آج سیشن جج نے مقدمہ کا فیصلہ سناتے ہوئے دونوں ملزموں کو بری کر دیا۔

کراچی ۶ دسمبر امید ہے کہ ۱۹ دسمبر کو سندھ اسمبلی کے انتخابات مکمل ہو جائیں گے اور تعطیلات کرسمس سے قبل نئی وزارت کی تشکیل ہو جائے گی اب تک انتخابات کا جو نتیجہ نکلا ہے اس کے پیش نظر پارٹی پوزیشن یہ ہے کہ کانگرس ۱۳ مسلم لیگ ۲ یورپین ۳ نیشنلسٹ مسلمان ۱۔

نیویارک ۹ دسمبر جنوبی افریقہ کے خلاف ہندوستان کی طرف سے اتحادی اقوام کی جنرل اسمبلی میں جو شکایت پیش کی گئی ہے اس کے سلسلے میں آج فرانس اور میکسیکو کی طرف سے پیش کردہ قرارداد جنرل اسمبلی نے منظور کر لی۔ اسے ہندوستان کی فتح سے تعبیر کیا جاتا ہے

نئی دہلی ۹ دسمبر آج دستور ساز اسمبلی کے اجلاس میں ۲۹۶ ممبروں میں سے ۲۱۰ ممبر شریک ہوئے مسلم لیگ کے ۷۵ ممبروں نے شرکت نہیں کی ممبروں کے بیٹھنے کا انتظام صوبہ وار کیا گیا تھا سب سے پہلے آسام کا نمبر تھا جس کے نمائندے صدر کے دائیں طرف بیٹھے تھے۔ سب کے آخر میں سندھ کے نمائندوں کی نشستیں تھیں۔ سب سے پہلی لائن میں پنڈت نہرو۔ مولانا آزاد۔ راجندر پرشاد سردار پٹیل۔ مسز نائیڈو۔ پنڈت پنت آچاریہ کرپلانی۔ سرت چندر بوس۔ آصف علی۔ راجگوپال اچاریہ اور ڈاکٹر امبیدکر بیٹھے تھے۔ صدر کی تقریر کے بعد ڈیڑھ گھنٹہ تک ممبر رجسٹروں پر دستخط کرتے رہے۔ اس کے بعد اجلاس کل پر ملتوی ہو گیا۔

جماعت احمدیہ کی طرف سے نواکھلی کے مظلومین کی امداد

مؤقر جریدہ ایسٹرن ٹائمز میں ذکر

جماعت احمدیہ کی طرف سے پانچ ہزار روپیہ نواکھلی کے مظلومین کی امداد کے لئے گاندھی جی کو بھیجا گیا تھا۔ اس کے متعلق ایسٹرن ٹائمز مجریہ ۷ دسمبر نے حسب ذیل نوٹ شائع کیا ہے "نواکھلی کے مصیبت زدگان کے لئے جماعت احمدیہ کا پانچ ہزار روپیہ کا عطیہ" سری رام پور ۶ دسمبر۔ گاندھی جی نے جناب سید زین العابدین صاحب ناظر امور خارجہ جماعت احمدیہ قادیان پنجاب کی طرف سے پانچہزار روپیہ کا چیک وصول پایا ہے جو نواکھلی کے فرقہ وارانہ فساد کی لپیٹ میں آنے والے مظلومین کی امداد کے لئے بطور عطیہ بھیجا ہے۔

جناب سید زین العابدین صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ۔ اس سلسلہ میں یہ ذکر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ۔ اسلام اصولاً ہر فرقہ اور قوم کے پسماندہ۔ خلائق زدہ اور مظلوم کا دستگار اور معاون ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طالب علم تحریک جدید کے مالی جہاد میں شامل ہوں

فرمایا "طالب علم کے لئے ماہوار آمد اس کا جیب خرچ ہے نہ کہ سب خرچ۔ کیونکہ کھانا۔ فیس وغیرہ اس کی آمد میں شمار نہیں کیا جاتا۔ پس ہر طالب علم جیب خرچ کا حصہ ادا کر کے تحریک جدید کے دور دوم کے سال سوم میں شمولیت کی سعادت حاصل کر سکتا ہے"۔ علاوہ ازیں دور اول کے تیرھویں سال اور دور دوم کے سال سوم میں شامل ہونے والے احباب کرام حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کے بعد نمایاں اور غیر معمولی اضافوں کے ساتھ فوری اپنے وعدے پیش کریں۔ تا وہ سابقون الاولون کا ثواب لینے والے ہوں۔ سابقون الاولون میں وہی آتا ہے جو حضور کا ارشاد سن کر فوری لبیک کہے۔ اور اپنا وعدہ حضور کے براہ راست پیش کر دے۔ وکیل المال تحریک جدید

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر سیکرٹریان تعلیم و تربیت کا اجلاس

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مسجد مبارک میں ۷ بجے شام سیکرٹریان تعلیم و تربیت کا ایک ضروری اجلاس رکھا گیا ہے۔ سیکرٹری صاحبان نوٹ فرمالیں۔ اور اپنی اپنی جماعت کی رپورٹ ساتھ لائیں۔ اس اجلاس میں جماعتوں میں کام کے متعلق ضروری مشورے ہوں گے۔ ناظر تعلیم و تربیت

جماعت احمدیہ کے گریجوایٹ صاحبان فوری توجہ فرمائیں

پنجاب یونیورسٹی کے ایسے احمدی گریجوایٹ صاحبان جنہوں نے ابھی تک اپنا نام رجسٹرڈ نہیں کروایا۔ رجسٹر کروانے کے لئے درخواست کی آخری تاریخ ۱۵ دسمبر ۱۹۴۶ء تک دے دیں۔ جو مطبوعہ فارم پر ہے۔ جو رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی سے حاصل ہو سکتی ہے۔

رجسٹریشن کی ابتدائی فیس ۵/۰/۰ سالانہ فیس ایک روپیہ تمام عمر کے لئے فیس دس روپے۔

مندرجہ ذیل احباب یہ درخواستیں بھجوا سکتے ہیں (۱) جنہوں نے کسی فیکلٹی میں ماسٹر یا ڈاکٹر کی ڈگری حاصل کی ہو۔ (۲) جو کسی فیکلٹی کے گریجوایٹ ہوں اور جنہیں اس وقت تک ۱۰ سال کا عرصہ ہو چکا ہو۔ رجسٹر ہونے کے بعد یونیورسٹی کے فیلو کے انتخاب میں ووٹ دینے کا حق ہو سکتا ہے جو سلسلہ کے مفاد کے لئے بہت ضروری ہے۔ نیز امسال ایک خالی سیٹ کے لئے ایک احمدی کے کھڑے ہونے کا بھی امکان ہے۔ اس لئے احباب فوری توجہ فرما کر اپنے نام رجسٹر کرائیں۔ ناظر دعوۃ و تعلیم

پہرہ داروں کی ضرورت

خزانہ صدر انجمن احمدیہ کے پہرہ کے لئے چند ایسے نوجوانوں کی ضرورت ہے جو خوب مضبوط و توانا ہوں اور بوقت ضرورت دوڑ دھوپ کا کام کر سکتے ہوں۔ فوج یا پولیس سے فارغ شدہ نوجوانوں کو ترجیح دی جائے گی۔ خواندہ ہونا ضروری نہیں۔ تنخواہ مع جنگ الاؤنس ۲۹/ روپیہ ماہوار ہوگی۔ درخواستیں امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق سے آنی چاہئیں۔ محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان